سرور میواتی

# فتنۂ قادیانیت

قادیاں سے اک بڑا فتنہ اٹھا
جس نے اک عالم پریشاں کر دیا

سرپرستی اس کی انگریزوں نے کی
اپنا اُلّو اس طرح سیدھا کیا

میرزا کو دے کے جاگیریں کئی
کہ دیا بچو! ذرا کرتب دکھا،

پھر جمہورے نے دکھا کر اپنا کھیل
مات ابلیس لعیں کو کر دیا۔

گاہ اپنے کو بنا دیتا نبی
گاہ اپنے کو بنا دیتا خدا

گاہ بن جاتا خدا کا نورِ چشم،
گاہ بن جاتا خدا کی اہلیہ

قبرِ عیسیٰ دی بنا کشمیر میں،
ان کے بدلے خود مسیحا بن گیا

کر دیا منسوخ امت سے جہاد
قادیاں میں حج قائم کر دیا

موت کی ساعت جب آپہنچی قریب
اپنے پاخانے میں گر کر مر گیا

ابن مریم آسماں پر ہیں حیات
ان کو خالق نے لیا اوپر اٹھا

ان کا ہوگا حشر سے پہلے نزول
وہ کریں گے خاتمہ دجال کا

حق کی جانب سے نبی بھیجے گئے
سب سے آخر ہیں محمد مصطفےٰ

اب جو بنتے اور بناتے ہیں نبی
کاذب و دجال ہیں سب بے حیا

جن کے سر ہوں اور نہ پاؤں احمقو
کیا نتیجہ ایسی تاویلات کا

جو پھنسا چھوڑیں تمہیں خود جال میں
ایسی تحریفات سے کیا فائدہ

آ پھنسے تم قہر کے گرداب میں
ہو گیا عاجز تمہارا ناخدا

اب بجز غفلت کوئی چارہ نہیں
اپنے کرتوتوں کی اب بھگتو سزا

رہ گیا سارا بکھر کر تارِ پود
سر چھپانے کو نہیں ملتی جگہ،

داستانِ غم اسی پر بس نہیں
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

برمحل آیا ہے کیا اک شعر یاد
حضرتِ علامۂ اقبالؒ کا

"ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دھوکا دیتے ہیں یہ بازی گر کھلا"